

دین  
کیل  
علم اخلاق

(ذنلام آپا در کائنات)

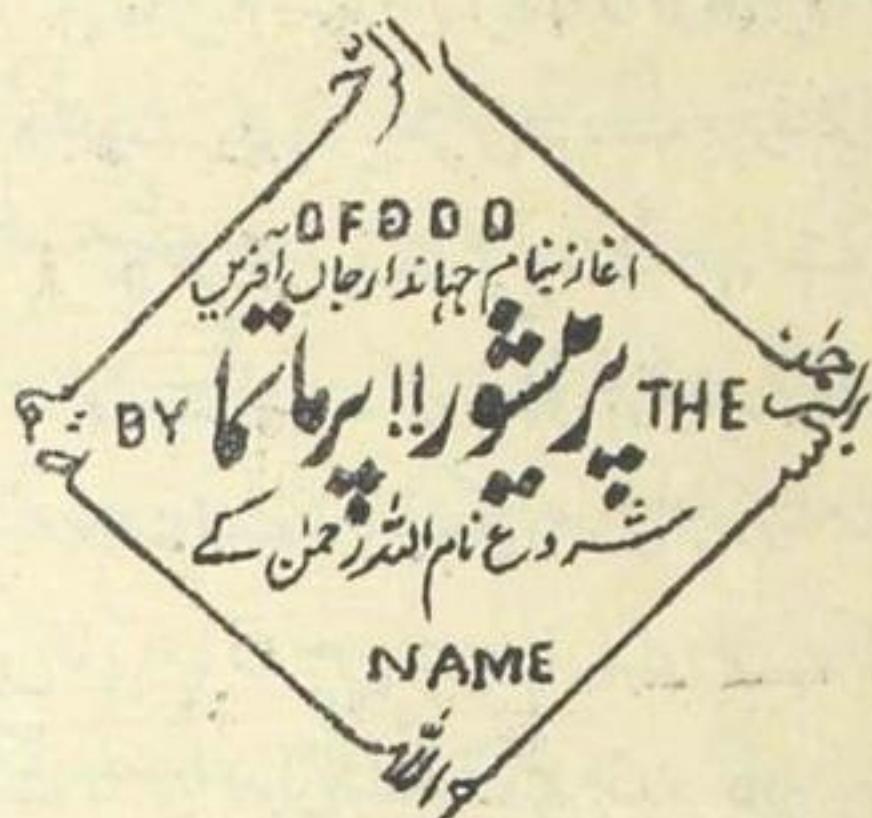
حیرت ایسا میر پریس

# مُقْتَدِرَة

ہر دعیٰ نسل آدمؑ کے انسان کا فرض ہے کہ وہ بھارت ماتا  
یعنی مادر وطن کی عدالت کے فیصلہ کو پڑھتے جیسیں ہندوستان کے  
دعوے استقرار حب و نسب کو نہ ہی۔ تاریخی اور فلسفیاتی روشنی میں  
جا چکر تمام دنیا کے مقابل ہندوستان کی فضیلت کو بیکرم کرتے ہوئے  
ڈگری صادر لیکر ہے۔

اس ڈگری کی تعییل فرزندان آدمؑ کے انسان پر فرض ہے  
جسکا تیجہ دنیا عالم کا شیر و شکر ہو کر باہمی منافرتوں و نژادیات  
شکر رنجیوں کا اختتام

متصور ہو گا  
خاکار  
مؤلف



جه حقیقت په نظر طرفی هرستور ہر آج کیا تری جلوه گه ناز بہت دور ہر آج  
ہستی کیف کول آئی کہاں عقدت ہند کل جواز اودو عالم تھا وہ محصور ہر آج  
**پرستیا!** مسحورا! اللہ! اخالو متن! بگاو! خداوند! بزرگان!

بظاہر صورت الفاظ جداً۔ تلفظ علیحدہ ییکن ایسے کلمات کر ڈر ہائی تقداد میں  
مختلف المقاصود نہیں ہو سکتی۔ ہر تکلم کا مخاطب یا کہی ذات ہے جس کے  
 مقابل دوسری کوئی نہیں۔

دینا عالم کی تمام مقدس کتابوں کو ایک جگہ جمع کرو سہر بازی مذہب کے اصول  
غسلیم پر نظر دال تو مسلم ہو گا کہ

دینا عالم کا پیدا کرنے والا آیا ہے۔ سب کو اس کے سامنے اعمال کی جو ابدی کیلئے جانا لازمی ہے۔ عالم کی ہدایت کیلئے ہر حصہ نہ میں پر

اُس قوم سے اُسکی زبان جانتے والا آیا راہ ٹھا بھیجا اور سکو ایک  
اصلی سچی مکالمہ کا علمبردار بنایا۔ پُر خلوص عبادت ہر قوم پر لازم گردالی  
گئی۔ نیک عمل کرنیکا حلم اور پُر سے عمل سے دُر رہنے کی بُریتی ملی۔

ہر حال مذہب سے جو اپنے مذہب کے آسمانی ہونیکا مدعا ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ  
اصل مندرجہ عدد یہ کے خلاف اپنے مذہب کی اصولی تعلیم کو تابوت کرنے ۔۔۔؟

نهیں! آج دنیا میں کوئی ایسا فرد نہیں ہے جو ہمارے دعوے کے خلاف ایک لفظ  
بھی زبان سے لکھ سکے۔ اسی اصول کے تحت ہم ہندوستان کی مقدس کتاب پیدا  
کی طرف ناظرین کو لے چلتے ہیں۔

**الیشور توا کی حکومت د اختیارات کا اعلان ذریحہ فرمان قضائیہ مان الفاظ**  
یہ صادر ہوتا ہے کہ

میں اس جگت کا دجد میں لانے والا ہوں مجھے ہی کو ساری دنیا کا  
پیدا کر سے والا سمجھو اس جہان میں جو کچھ ہے اس تمام مخلوق کا  
یہا نے والا دراسکو انتظام میں رکھنے والا میں ہی ہوں اس لیے  
تم مجھ کو جھوڑ کر میرے بجائے کسی دوسرا کو نہ پوچھو۔ نہ مانو۔ نہ جانو۔  
دوسرا کے فرمان ببارک کے الفاظ سنو

پڑ کر تی دیگر اعلیٰ ولیف کائنات۔ اور گھانس مٹی۔ جھوٹے کیڑے  
کھوڑے دغیرہ ادنے اخلاقیات۔ نیز انسان کے جسم سے لیکر کشش  
لیکے۔ متوسط درجہ کی کائنات یہ تینوں قسم کی دنیا چاہتی نے اپنی

قدرت سے پیدا کی ہے لہ

وید مقدس کے بعاد شاستر پر نظر دایئے تو انسان کی تخلیق کا منظر آپ کو  
سانے آیا۔ مگر منوا پنے مبارک سمرتی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ  
اس عرض سے کہ نوع بشر زیادہ ہو۔ بزرگ برہما نے برہمن کو  
منہ سے اور حضرتی کو بازدھے سے اور دلیش کو ران سے اور شودر کو  
چرن سے پیدا کیا۔

برہمن کا کام ہے کہ وہ وید پڑھائیں پڑھائیں۔ جگ کریں اور کرائیں  
مالدار دان دیں۔ غریب دان لیں۔

حضرتی۔ انکے فرانصر میں لوگوں کی حفاظت داخل ہے حکومت  
کے ساتھ جگ اور سنواریجی کریں۔

ویش کے لیے بیوپاری فرانصر مختص کیے گئے ہیں۔

شودر کو ان تینوں بھنوں کا سو اسنجھل (معنی خدمتگزار مقرر کیا گیا)  
پر ماٹھا نے جب انسان کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو برہما کی قدرت ظاہر ہوئی  
صد اسے آدم کی تجیل دنیا میں چار بربن برہما کے ذریعہ پیدا ہو کر ہو گئی۔

زبور مقدس۔ انجیل مقدس۔ قرآن مقدس کے احکام پر نظر دائے  
تو سلام ہو گا کہ خالق کل کے حکم (کن فلکن) کے اشارہ پر عالم پیدا ہو لیا۔ اور  
می سے آدم کو عالم وجود میں لا یا جب جنت سے آدم وحوان کا لے گئے تو  
زمیں پر بھینکے گئے آدم کے مقدس قدم سے جو حصہ زمین پر نور ہوئی وہ

سراندیپ کا بارک قطعہ تھا اور جو اس سے چند دنوں کے راستہ پر اُڑتیں۔  
جس کا مقام بعض روایات سے عدن ہے اور بعض روایات سے مدن کے  
قریب چددہ ہے۔

آدمی۔ انسان۔ پُشتر۔ مَنْوَش۔ بَنَدَه۔ بین مختلف زبان کے الفاظ  
اور متحداً معنے ہیں۔ سب سطح ادم۔ حمادیو۔ آدم۔ حوا۔ پاروی کو سمجھلو۔  
مقصود ایک ہی جنس ہے۔

اس کلمہ کو تسلیم کرو در نہ مجبوراً تسلیم کر دے گے کہ اس گرہ زمین پر پہلا انسان  
ہندوستان میں ظاہر ہوا۔ اس سے انکار کرنے ہو تو ہماری شہادت  
مقدس کتا ہیں۔ حدیث۔ کم تھا ہیں۔ تو ایک کے ادراق زمین کے  
لشیب و فراز پہاڑوں کی چوٹیاں۔ محنت السری کے خزانے۔ کوہ بلند  
کے دہانے۔ سمندروں کی تھے۔ دریا کے سنگریزے موجود ہیں۔ اگر آج  
وہ تم کو نظر نہیں آتے تو کل ظاہر ہونگے۔ آج بھی ہمارے دھوے کی نشایاناں  
اس شخص کو ملتی ہیں جس کو تلاش حق ہے۔

آج سنگلہ یہ۔ لئکا۔ سراندیپ۔ سیلوں میں فہادیو کا کند۔ نقش قدم آدم  
انسان کی خیالی پرستش گاہ ہی نہیں بلکہ موجودہ علماء یورپ کی تحقیقیں ہے کہ سیلوں  
لہ۔ دیکھو انجیل مقدس۔ زبور مقدس باب پیدائش آدم۔

۲۔ علم اثار قدیمہ طبقات الارض کا نشوٹ نایورپ میں ہوا اور دہیں وہ ترقی کیا ہے  
جس کی وجہہ قدیمہ واقعات کا علم ہو رہا ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ دہی ممالک سب سے  
پہلے ترقی کیے جہاں سب سے ابتدائی زمانہ ترقی کا پتہ چلا لیکن (العقبہ حاثیہ بر صفحہ ۵)

یا اُس کے قرُب و جوار سے دنیا میں انسان نے نشوونما حاصل کیا جس کے بعد یہ امر فیصل ہو جاتا ہے کہ انسان کا نشوونما فطعہ ہشید سے ہوا۔ پس کڑہ زمین کے (لکھل حاشیہ صفحہ ما قبل) البیان خصوصاً ہندوستان کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی۔ جب اس جانب علماء متوجه ہونگے تو وہ زمین کے پوشیدہ خزانے جو ہندوستان کے تاریخی حالات سے لبریز ہیں دیکھ کر حیران ہو جائیں گے اور مصدقہ بابلوپولیان دا فریقہ دیور پہ ان کی نظر وہ میں فوڑایہ دیدہ سے زیادہ وقیع نہ ہو گے۔ کیونکہ آدم کی پیدائش کا مقام جب ہندوستان سلمہ ہے رجیا کہ اس رسالہ کے آئینہ صفحات سے ناظرین کو اطمینان ہو گا تو یہ رُسکی قداست کا سرمایہ دفینہ سے برآمد نہ ہونا کیا تھا؟ کیا ہماری قوم آپسی خانہ بھلی کو جھوٹ کراپنے ملک کی بزرگی جتنا نے اس میدان میں ٹریکی؟ نوٹ۔ ہمارے مسودہ کی تجدیح کے بعد ہر اپریل ۱۹۳۴ء کے اجتہاد صحیح نے ہم کو مطلع کیا کہ شمالی ہند میں پوپیائی شہر میں پوشیدہ پایا گیا جس کے متعلق سر ارتدھ کہتہ ماہر انسانیت کا خیال ہے کہ ہندوستان کی تاریخ میں دونہار سال کا احتداد ہو گیا اور اس شہر سے ہندوستان کے قدیم ترین کا پتہ دینا کو حیران کر دیگا۔

لہ۔ پروفیسر ڈپاٹھ امریکہ کی مصنفة تاریخ عالم حصہ اول گنجکاترجمہ اردو میں مفتی محمد انوار الحسن صاحب ایم۔ اے نے نہایت محنت و جانشناختی اور اعلیٰ قابلیت کیسا تھا کیا جو سن ۱۹۱۴ء میں دارالاقبال جو پال میں یہ نامزد تاریخ ابوالبشر طبع ہوا ہے) ہم اپنے دعویٰ کیا تھے میں جندا قتباسات کو درج ذیل کر دیں گے۔

ظاہر ہے کہ تمام روئے زمین کی گل قومیں افراد اور پر اگندگی سے ایک مقام سے دوسرے مقام پر آباد ہوئیں لیکن قدیم اقوام اس سے الکار کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ وہ اپنی ہی (بقیہ صفحہ ۶)

کسی حصہ کو سب سے پہلے اپنے پر اشرف المخلوقات کے وجود کا صحیح دعویٰ ہو سکتا ہو  
 ملک کے ہیں اور ہر ملک قدیم کے باشندوں نے پیدائش انسان کے مختلف طریقے بیان  
 کیے ہیں۔ چنانچہ یونان نے کہا ہے ”یوتاڈ یوسیلن اور اُسکی بیوی نے زیوس کے حکم کی  
 بناء پر تھیں کو نیچے پھینکا جس سے مرد اور عورت پیدا ہو گئے“

یہیا اور مصروفوں نے بیان کیا کہ ”انسان ایک خاص دل سے پیدا ہوا جو  
 اُس ملک میں ایک خاص جگہ واقع ہے۔

ہندستان کا ایک عقیدہ تو یہ ہے کہ اُدم کی آداز سے۔ برہما کے ذریعہ چار ذاتیں  
 پیدا ہوئیں جیسی کہ اپر بیان کیا گیا ہے لیکن دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ آدمی جانوروں  
 سے ترقی پا کر انسان بنا۔ اور عیاٹی عقیدہ یہ ہے کہ مٹی سے انسان کو بنایا گیا۔ ہلام  
 کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان کہنکہنا تی مٹی سے بنایا گیا اور اُس میں خالق نے روح پھوٹکر دی۔  
 اہل یاہل۔ اہل مصر۔ اہل یونان۔ اہل افریقہ اور اہل تبت و چین اور اہل ہند بھر  
 ہر ایک نے کہا کہ ہم سب سے قدیم ہیں اور ہمارے قطعہ زمین پر سب سے پہلا انسان  
 پیدا ہو کر اُسکی شاخیں دنیا میں پھیلیں۔

لیکن ہر مقام انسان کے نشووناکے لیئے موزوں نہیں ہو سکتا بلکہ ایک خاص مقام کی  
 ضرورت ہے جہاں ہر چیز معتدل ہو اور فطرت کا تقاضا۔ طبیعی تعلیم۔ قومی حرکتیں  
 قومی زبانیں۔ قومی ترانے۔ قومی آثار دنیوہ وغیرہ کو علم طبقات الارض ( )

علم حیوانات (لائج ۵۵۱۵) علم اللenguات۔ علم النفس۔ علم انسان۔ علم آثار قدیمہ  
 علم الاقوام۔ علم تشریح الایمان۔ علم تشریح الانسان وغیرہ سے جانچنے کی ضرورت ہے۔  
 چنانچہ اس صول کے تحت یہ وفیسر رڈ پاٹھ نے یرسوں کی محنت (باقی صفحہ باعث)

قدہ ہندوستان ہے جس کے بعد بلاشبہ ہندوستان کا پد عوی سجا ہوتا ہے

تایخ کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ "محل زمین پر کوئی الی چک نہیں جہاں سے تمام موجودہ نسلیں اپنے موجودہ مقام پہنچ سکیں۔ سرخ۔ سپاہ۔ بھوری نسلوں کا وطن یکجا معلوم ہوتا ہے موجودہ علمی تحقیق کے لحاظ سے محال ہے۔ کوئی حکم ہے کہ اہل اس طبقاً اور اہل حبس الشیوا کے کسی مکرے سے نکلے ہوں۔ مگر یہ بات اتنی خلاف قیاس و دشوار معلوم ہوتی ہے کہ اسکو نا حکم کہدیں تو بیجانہ ہو گا۔ پھر کیا اگر آریا نسل آفریقی یا اسٹریلیا سے نہیں آئی۔ اگر مغل افریقی اور وسط ایران سے نہیں پہلے۔ اگر جدید نسل ایشیا میں پیدا نہیں ہوئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نتمدن اقوام کا مستحدہ وطن ملتا نا حکم ہے۔ ہرگز نہیں!! ابھی ایک صورت باقی ہے جس کے تسلیم کر لینے سے مشکلیں مت جاتی ہیں اور مجملہ مسئلہ صورت یہ ہے کہ تایخ آفریقہ سے خشکی اور تری کی موجودہ تغیریں کیساں ہیں کہ جو تمام کسی زمانہ میں سمندر ہتا آج وہ کیون و دن جنگل یا میدان غلیم اتنا ہے اور جو حصہ زمین آباد تھا دن بہ آج سمندر لہریں مار رہا ہے۔

اس اصول کے تحت جب ہم بحیرہ عرب و بحیرہ ہند کا شایی حصہ جزیرہ مدی غاکرے مشرق کی طرف اسٹریلیا اور جزیرہ ملہ یا پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ حصہ بالکل خشک تھا جو آہستہ آہستہ سمندر میں چھپ گیا۔ اگر یہ خیال محفوظ پیدا کش آدم کے لیے خیال کیا جاتا تو بلاشبہ قطبی ہاں ولغو ہوتا مگر اس سطح آب کے چھپے ہو بے اغظیم کو علماء طبقات الارض دائر قدیمہ دعماً رعلم حیوانات دیگر کی رابوں سے تعین کرے پر بمحروم ناپر تھے۔ خیال نجی ہام جغرافیہ بھری کے لحاظ سے خطہ تھا اور سے (۳۰) درجہ جنوب تک اور مدی غاکر سے (۸۰) درجہ طول بلکہ اس سمندر کا (ملاخط ہو گھم)

در اسکو نام دینا پر ناز کرنے کا حق ہے کہ نام قومیں ہندوستان سے لگتی ہیں۔

پانی بہت کم ہے۔ جیوانات بنا تات جمادات ہر چیز کی بحایت پر غور کرنے کے بعد انسان اصلی نتیجہ پر نہ ہو سکتے مجبو رہو جاتا ہے۔ لیں ان تمام امور پر نظر دلتے سے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ انسان کا اصلی وطن وہ سر زمین ہے جو اب بھیرہ ہند میں جھپٹی ہے جیسے علماء نے ”لیکھو دیا“ نام دیا تھا۔ اسکو تسلیم کرتے ہیں تمام سوالات حل ہو جاتے ہیں۔ اور ابتدائی اقوام کی پرا گندگی کے راستے نظر آنے لگتے ہیں کہ جیسے اس طبقیں۔ نیوریلنڈ مغل۔ بلوچستانی۔ یونانی۔ مصری۔ دغیرہ دغیرہ کن کن راستوں سے چل پڑے تھے۔

جس کے بعد وہ سُرخ و سفید دیاہ نسلیں بن گئے۔ دُنیا کے نقشہ کو اپنے رو برو کر کر غور کیجئے در کرہ زمین کا وسط کہاں ہے؟ تو معلوم ہو گا کہ ہندوستان کے جنوبی حصہ میں جو جزیرہ سیلوں یا التھا کے نام سے مشہور ہے اُسکے جانب جنوب و مغرب آپ کو خط استوا پر (۸۰) دُگری کا جو خط ملتا ہو انظر آئیگا جس کو زمین کا وسط فرار دیا جا سکتا ہے۔ لیس آدم یا ادم یا مہادیو کی پیدائش کے لیے اس سے زیادہ موزوں مقام کوئی نہیں۔

ہو سکتا جبکہ اُن کی پیدائش کا مقصود تمام زمین میں اُن کی نسل پھیلنے کا تھا۔ عدن سے نکلنا یا جدہ میں ہو یا پاروی یا سے ملنا جو کچھ کہ کہا جائے ہر حال میں اس برعظم سے اُسکو علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ زبان سنکرت کی قدامت اور اُسکے ام اللسان ہونیکا دعویٰ۔ ہندوستان کے ساتھ بحر ہند و بحر عرب کا الحاق۔ اور سایت میں اُسکے خشکی ہونے کا یقین اور پھر اُسکے طریقے برہتے بجا خشکی کے تری اور بجاۓ تری خشکی کا سوال حل ہو جانے کے بعد نسل انسانی کا ہندوستان سے نام دینا میں پہلیاً ایک امر مسلمہ ہو جاتا ہے جس کے بعد انکار کا مجال نہیں۔ یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے (ملا خطہ ہر صفحہ مابعد)

## ادم سند و سنتانی قوم خود ہند و سستان کی ہے۔

دُنیا میں سب سے پیدا علم جو انسانوں کی دماغی فابیتِ ذہنیت کے نتیجہ کے طور پر وجود میں آیا وہ علم القصص تھا جسکی ارتقائی ترقی علم التاریخ میں کمی جائے تو بیجانہ ہو گا کیونکہ فطرتِ انسانی کا بغور اسطالعہ کرد تو معلوم ہو گا کہ مجہہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ کچھ تھیں جانتا تا آنکہ وہ سن شعور کوئہ پہلو پہنچے جب وہ سن شعور کو پہنچ جاتا ہے تو وہ عالمِ طفولیت سے بے خبر رہتا ہے۔ اُسکی پر درش کرنے والے زمانہ پیدا الش سے سن شعور تک کے جو دو اوقات بیان کرتے ہیں وہ اُس کے ذہن نشین رہتے ہیں۔ جب کبھی دھاپنے زمانہ پیدا الش کے واقعات بیان کرتا ہے تو ان واقعات کو لمبا نظر اپنی فابیتِ ذہنی کے سلسلہ کر رہا گا اسکے بیان کرتا ہے جس میں اُسکے بزرگوں کے واقعات بھی ہوتے ہیں۔ اس بحث کا خلاصہ یہ ہے دُنیا میں کوئی قصہ ایسا نہیں ہوتا جسکو اُس واقعات سے تکثیر اپہرنا لگائونا ہو۔ جس کے متعلق ایک نہایت فلسفیانہ مقولہ ہے کہ ”تا نہ باشد چیز کے مردم نہ گوئیں چیز ہا“ اس اصول کو جس قوم نے سمجھا وہ سورج ترقی پر ہو چکی۔ اور جس نے اس اصول سے لا پیدائی بر قی تو وہ زوال پیدا ہو کر تخت السری میں چاڑی۔

پیدا الش آدم کے متعلق جب ہر مذہب کا رجحان سچیرہ عرب کی جانب ہے اور کوئہ زبان کی ہر قوم کی انگلی ایک ہی سمت اور ایک ہی مرکز کی جانب اٹھی ہوئی ہے (حالانکہ اسکا نہیں وہ انسان باکھل جدا گانہ ہے) تو پھر اس سلسلہ کو غلط اور لغو کہکر تو ہم پرستی قرار دینا خود ہی ناممکن اور عقلی کی دلیل ہے۔ اس بحث کے نتیجہ کو صفات طور پر ظاہر کرنے کے لیے یہ الفاظ کافی ہیں کہ تاریخ آفرینش سے جو مقام انسان کے باس پر دنال کی پیدا الش کا دماغ میں جگہ پاچکا ہے اُسی پر اُسکو اصرار ہے (لبقیہ صفحہ مابعد)

ہمارے دعوے کا ثبوت عینی بھی ملاحظہ کیجئے کہ تاریخ آفریش سے حضرت انسان کا  
پھر خانہ رُخ جمیع ہندوستان کی طرف رہا کسی دوسرے حصہ کی طرف اسقدر تو نہیں  
ہوئی۔ ہندوستان نے اس آفتاب کی رد شنی میں رہنے والی تمام قوموں میں  
سب سے پہلے تمدن و تمدنی پکارنگ اختیار کیا۔ دنیا کی سر زمین کو لوادر  
اس کے مقابل ہندوستان کے نزکوں حصہ جزیرہ نما کو لیکھو۔ خدا کی نعمتوں کا  
وجود تم کو ہندوستان ہی میں زیادہ ملیگا۔

مہماں نواز قوم ہندوستان سے بڑکر دنیا میں کوئی نہیں۔ دنیا کی مختلف  
قوموں کی رنگ و خواہو اور تمام مذاہب عالم کے پیرو ہندوستان میں  
ادمی یہی وجہ ہے مگر وہ اپنی تاریخ پیدائش سے لا اعلم رہنے کے باوجود مقام پیدائش پر  
ابنی اپنی سوت سے ایک ہی مرکز پر اپنے نچلے کڑا ہو جاتا ہے۔ اسکو اگر اپنی جنت دو نہ  
نظر آتی ہے تو عدن۔ اور لنکا ہی کی طرف۔ اس کے لیے اگر کہیں تبرک مقامات نظر آتے  
ہیں تو وہ ان ہی حصہ ارضی کی جانب اور یہیں پرانی بخات کے ذرائع ہیں۔ کیونکہ وہ  
جاننا ہے کہ انسان بناء ہے تو یہیں پر۔ لکھا ہے تو یہیں سے۔ اور پھر اسکو جانا ہے  
تو اُسی پر جانا ہے۔

ان داقعات کے علم کے بعد بھی اگر کوئی یہ کہے کہ ہندوستان انسان ادل کی پیدائش کا  
مقام نہیں تو اُس پر حیثیت ہے اور ہزار حیثیت اس ہندوستانی پر ہے جو ہماری بحث  
منکر ہو کر اپنے ملن کی مسلم عالم اشرفیت کو جھٹکا کر کے اسی کوہ کی قم طہ کا ہندوستان کیوں ہو۔  
لہ۔ دیکھو تاریخ ابن بطوطہ۔

(حاشیہ در حاشیہ) لہ دیکھو تورات دنجیل باب پیدائش آدم۔ ۳۔ ۷۔ موسائی دمیاتی مسلم  
کیلئے شام پر مقامات متقدسه ہیں اور ہند کے لیے گنجاد کاسی۔ اور مقام پیدائش بودہ دنیعہ۔

مل سکتے ہیں۔ ہر حصہ زمین کی آب و ہوا ہندوستان میں موجود ہے جنہیں صریکہ تمام دنیا کے انسانوں کا جاذب نظر ہندوستان ہے جس کی متفاہی طبیعی قوت کے انکار کا کسی کو بیارہ نہیں۔

**محترم مسٹر** کے قول کے مبوح بھروسے چار برلن پیدا ہوئے پانچواں برلن کوئی نہیں۔ ان چار برنوں میں یہ ہمن لعنتی حکم جانتے والا اور سکھلا نے والا اور چھتری لعنتی سپاہی بادشاہ۔ دیش لعنتی تجارت پر شوذر۔ خدمت گزار۔ زرہ اعتماد پیشہ وغیرہ کی تقسیم کر دیگئی۔ یہ چار دل ذاتیں برہما کی پیدائش اور آسمان کا مقصد کہ نوع بشر زیادہ ہو گل ہونیکے بعد ہندوستان سے نکل کر تمام عالم میں پھیل گئیں اور جہاں وہ گئے اس تقسیم کو ساتھ لیکر گئے کیونکہ قدرت کی تقسیم تا قابل تغیر ہے۔ آج تمام عالم میں خود وہ امر یکی ہو یا یورپ۔ آفریقہ ہو یا عرب۔ اپر ان ہو کے طور ان۔ مشرق سے مغرب شمال سے جنوب کی رہنے والی قویں مقررہ چار برلن کے ساتھ ہندوستان سے نکلیں اور ہندوستانی کہلوانے کی مشحتیں اور ان کے نشوونامیں ہندوستان کا عنصر موجود ہے۔

**آد** زمانہ اور بے و فاز مانہ۔ طوطا چشم زمانہ کی کارسازی دیکھو ہر تمام دنیا ہندوستان کھلانے کے بجائے آج امریکن۔ افریقی۔ یورپیں رشیں۔ جاپانی۔ چینی۔ عربی۔ یہاں تک کہ دکنی۔ بنگالی۔ مدراسی پنجابی سندھی افغانی کھلانے پر نازل ہے۔ اور ایک دوسرے پر فوقیت جلتا تا ہے۔

نا سمجھہ انسان! تو آنابھی نہیں جانتا کہ ہند میں تیری بیدائش جو ایک  
اچھتے ہوئے قطرہ سے ہوئی تھی آج تک دو قطرہ موجود ہے اور اسی  
سے تو عالم وجود میں آیا ہے۔ فو قریت تو وہ کرے جسکا وجود قطرہ سے  
نہ ہو بلکہ آگ کے شحال سے ہو دہ اکٹے تو بات ہو شرم با شرم با شرم  
انسان کا ہر جانی ہونا تعالیٰ انسان سے فطرت ہے۔ قدرت کا علم ہے۔ ہمن کا  
شمار ہے وہیسا کی تقسیم ہے جس مقام پر دینبین پشت انسان کی لذگیوں ہاں  
کے نام سے وہ موسوم ہو گیا۔ باپ۔ دادا۔ پڑا دا تک ہی نسل انسانی کا سلسلہ  
قابل ذکر بر جا باقی غالب۔

بہذا اس تقسیم کی بابت کسی کو حق اعتراف نہیں۔ آج تو انہیں دینابھی  
بارہ سالہ مستقل سکونت کو وطن کی تعریف میں داخل کرنے مجبور ہیں درہ دنیا کا نظم  
قاومت ہی نہیں رہ سکتا۔ اسی صول کے تحت علم الامان۔ علم الاقوام پہاڑ تک  
علوم حیوانات و جاذبات و تہلات کو دستیت معلومات حاصل ہوئی ہے لیکن  
اس کے معنی یہ نہیں ہو سکتے کہ ہم اپنے منقسمہ خاندان کے ارکان کو اپنا ہم گورنر  
نہ سمجھیں۔ بلاشبہ دنیا کی تمام قومیں ہندوستان کی ہم گورنر ہیں۔

یہ سچ ہے کہ ہندوستان کے اصلی باشندوں کو کوہ ہمالیہ سے آنے والی قوم  
نے مغلوب کر کے ہندوستان پراپنابھرہ جایا۔ لیکن اسکا مشاہدہ گز یہ نہیں کہ  
کوہ ہمالیہ سے آئے ہوئے آرین کو ہندوستانی کھلائے کا حق نہیں ہے۔

سکندر عظیم کے یونانیوں کے ساتھ ہندوستان پر فوج کشی کی اور اس  
ہنگامہ عظیم میں ہندوستان کی نسل میں جو غلط ملط ہوا تو کیا اسکی وجہ ہندوستانی کی

قوم ہندوستانی کھلانے کی مسخرت نہیں رہی؟  
 مسلمانوں کی فوج نے مثل سکندر آغظوم کے ہندوستان چھڑ کیا اور اسکی  
 وجہ ہندوستانیوں نے نہ بے اسلام قبول کیا اس کے متعلق جیریا خوشی کی جو صورت  
 مسخرت اُسو تھی کیلئے اب نہیں رہی) جن کی نسل سے دنیز مسلم وغیر مسلم خواہیں کے  
 بطن سے آج ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمان نظر آتے ہیں تو کیا یہ ہندوستانی  
 کھلانے کے مسخرت نہیں؟

پارسیوں نے ہندوستان میں بود و باش اختیار کی۔ سیکر ڈون سال گزر گئے  
 حالانکہ وہ مثل یونانیوں اور مسلمانوں کے چھتری بن کر نہ آئے تھے بلکہ دلیش کی چیخت  
 سے داخل ہندوستان ہوئے تھے۔ کیا آج وہ بھی ہندوستانی کھلانے کے مسخرت نہیں؟  
 عیسائیوں کو لیجئے۔ دوسو سال پہلے ہندوستان کے عرض و طول میں کوئی  
 عیسائی نہ تھا۔ آج لا کھوں کی تعداد میں عیسائی نظر آرہے ہیں۔ حالانکہ ماں اور  
 باپ ہندو مدت کے موجود ہیں لیکن لڑکا لڑکی عیسائی ہے تو کیا انکو ہندوستانی  
 نہ کہا جائیگا؟ بلا شک ہر وہ انسان جس کا وجود فضای ہندو پر رحم مادر میں تو  
 اور اسکی پیدائش ہندوستان کی ہر زمین پر ہوئی ہو ہندوستانی کھلانیکا  
 مسخرت ہی نہیں بلکہ وہ تمام حقوق جو ایک ہندوستانی کو حاصل ہیں اُسکو ملتے  
 چاہیں۔ البتہ وہ بمحاط لفظیں برصغیر چار برنوں سے ایک برلن میں داخل ہو گا۔

**خملو طاہلان** نوں کا درج محترم منو کے قول کے بوجب ضرور قائم ہوا  
 ہے۔ چنانچہ بزرگ یا گوکا کا قول ہے کہ جو رہا کا برہن مرد اور چھتری اور ت  
 سے پیدا ہو اُسکو مور دہابت کرت کہنے کے اور اسی طرح دلیخت - نشاد

مہپش اور کرن کی تفصیل آپ شاستر میں ملاحظہ فرم سکتے ہیں۔

چھپہ پرتِ لوم کی تحقیق آپ کو منسلک نہ ہو تو تاکشہ کو پڑھئے۔ معلوم ہو گا م  
نست۔ دید بھاک۔ چانڈاں۔ مکدہ۔ چہتر۔ ای لوگو کون ہیں؟ بجز چانڈاں کے باقی  
تمام لوگ دہرم کر مہر کے ستحق شاستر اُتیلیم کئے جاتے ہیں۔

اسم اوپنا میں شاستر اُدو جنمی کی ہو سکتی ہے۔ بالغاتا دیگر بربمن حیپری  
اور دلیش مجاز ہیں کہ علم حاصل کرنے کے جنم میں داخل ہو جائیں۔ مشودر کو یہ حق موجود  
شاستری احکام نے نہیں دیا ہے (اس موقع پر ہم کچھ لکھنا چاہتے تھے لیکن یہ  
مسئلہ خود ایک کتاب کی جیشیت رکھتا ہے اس چھوٹے سے رسالہ میں اس بحث کو  
چھپرنا گو یا دریا کو کوزہ میں مقید کرنا ہے اس لیے ہم اسکو آیندہ کسی وقت کیلئے  
چھوڑ دیتے ہیں)

گو یا مخلوط انسان بجز چانڈاں کے اعلیٰ میں ذائقوں کا ایک چوتھا فرد  
مشودر ہو سکتا ہے جنما بچہ بزرگ کلوک بہٹ کی شرح منوسرتی کے باب (۱۵)  
اشلوک (۱۳) میں صراحت ہے کہ جو مخلوط انسان لڑکے فرقہ دونج کا دہرم رکھتے  
ہیں اس قابل ہیں کہ ان کا رسم اوپنا میں ادا کیا جائے اسکی تائید بزرگ  
وجانیشہر کے قول سے بھی ہوتی ہے کہ مخلوط انسان کی اولاد اور بھٹکارے  
موسم ہو کر رسم اوپنا میں ادا کر سکتی ہے۔

اہم مشتکی اہلِ طفل کا نشان ہے یہ دہوکانہ مکھایو کہیں زنار دیکھ کر  
پس ہمارے دوسرے کی تائید میں متذکرہ صدر شہزادت پیش ہوئے  
بعض انصاف انہ فیصلہ یہ ہوا

# فیصلہ

آج ہندوستان میں خصوصاً اور تمام عالم میں عموماً صرف چار بُرکت (ذاتیں) برہم سے پیدا شدہ موجود ہیں خواہ ان کا مذہب زرتشت کا ہو یا موسیٰ کا یعنی کا ہو یا محمد کا جس کا ہو یا بوہ کا آریہ کا ہو یا پرہما چاری کا دہ امریکن ہوں یا جرمی۔ ایرانی ہوں یا افغانی۔ مردی ہوں یا عزی۔ البته ان چار ذاتوں کے خلط سے جو نسل پیدا ہو وہ بہ لحاظ اپنے کار و بار زندگی کے متعلقہ ذات میں داخل مسمی بھی جائیگی۔ چنانچہ اس اصول کے تختہ ہندو مت نے زمانہ ہوا کہ تمام دوسری قوموں کو تسلیم کر لیا۔ کہیں بھی شودر میں کسی مذہب کو داخل نہیں کیا بلکہ جب کبھی پنج ذات کا کوئی شخص کسی مذہب میں چلا گیا تو اُسکو برہمن یا چہتری یا دشی یا تیلیم کر لیا پس امر فیصلہ شدہ تازہ نہیں ہو سکتا۔ البته اس امر کی تو صفحہ تشریح فردی ہے کہ ہندوستان کے باشندے دید مقدمہ ستر کے حامل ہو چکے تھے لیکن جو ہندوستانی اطراف عالم میں پھیل گئے تھے دیبا کو زبان سنکرت سے الیا ہی تعلق ہے جیسا کہ قرآن کو عزی سے۔ تمام دنیا میں بحالت موجودہ و مصلی ربانیں جن کو ام اللسان کہا جاتا ہے تین ہیں۔ (۱) سنکرت (۲) عزی (۳) لاطینی۔ عرب بھی سنکرت کو قدیم مانتے ہیں اور بحالت موجودہ مذہبی کتب میں دید تراک دید کا زمانہ قبل صحیح وجودہ سو سال کا ہے لیکن پر دفیر ہے کوئی کی تحقیق جدید میں چار بُرکت سال قبل صحیح کا ثابت ہوا ہے لیکن تمام محققین اس امر پر متفق ہیں کہ تمام علم (العیہ صرفیہ بعد)

تو ان کی زبان میں اور طرزِ عما سترت جدا گانہ ہو گیا اس لیے ہر قوم کیلئے پرمانے کے  
دنباء میں سب سے پہلا علم دیدیا کا ہے اور ہندوستان اپنے علم کو ضبطاً تحریر میں لانے کے  
لئے کسی کا محتاج نہیں ہوا بلکہ اس نے خودا پنے حروف و تحریر (معنیِ سترت کے حروف)  
خود ہی ایجاد کر لیا) ان امور کا تذکرہ آپ کو دربارِ صفت ص ۳۴۳ ص ۳۴۳ پر ملیگا۔ اب  
زبور مقدس و انجیل مقدس کی تعلیم پر غور کر جیسیں خالق کائنات نے آدم عاد اور انگلی اولاد  
خاص خاص کو پیغامبری کے لئے مختص کر کے اپنا پیغام اپنی مخلوق کی اصلاح دینی دینی  
کے لئے بھیجا۔

ادر قرآن مقدس کی تعلیم کو دیکھو کہ اس نے اعلان کیا اس ہر قوم کے لئے ان میں سے انکی  
زبان جانتے والا ایک راہ نہ آیا ہے تاکہ قوم کو غیرہنس غیر قوم غیر زبان کی وجہ عذر کا موقع  
نہ ٹلے۔ لہذا تمام سنبھاریں کو ایک نظر سے دیکھو۔ ایساں ن کی عظمت کر د۔ ان میں فرن  
نہ جاندار کے مجموعہ پیغام (معنیِ کتابِ الہی) کی عزت کر د۔ کیونکہ سب ایک ہی اصولی  
پیغام کے علمبردار ہیں۔ سب کو ایک ہی اصول پر چلتا چاہیے۔ محض فروعی اختلافات کی  
وجہ مست لڑو۔ ان تعلیمات پر غور کرنے کے بعد اور تعلیمِ اسلام کے بتائے ہوئے اعداد  
و مشماری تعداد بادیاں ایک لاکھ بائیس ہزار کو ساختے رکھ کر ہندوستان میں کسی  
پیغامبر کے وجود سے انکار کرنے اور دیدگو مقدس نہ مانتے ایمان گوارہ نہیں کرتا۔ البته  
تحریف کا سوال قابل تسلیم ہی چہاں سالقہ آسانی کتب محرف ہو چکے ہیں وہاں دید ہی ممکن ہے  
کہ محرف ہو چکی ہو لیکن جس طرح زبور و انجیل با وجود محرف تسلیم کرنے کے بھی مدرس سمجھے  
جاتے ہیں وہاں دید مقدس بھی ہے۔ گوآن کے فروعی احکام کسی اہل کتاب کے لیے  
مقدس نہ ہی مگر اصول احکام کے تقدیس شے تو انکار نہیں ہو سکتا۔ (لبقی جا شیعہ صفحہ باعد)

ایک اوتارہ ہا دیا برقی بنی۔ رسول۔ حامل کتاب مقدس پھیجا و در بر رکیب  
 قوم نے اپنی نسبت نہ صرف حصہ زمین کے ساتھ قائم کی بلکہ ہر بانی مذہب کیسا تھے  
 بھی فرار دے دی جیسے کہ خود ہندوستان میں آریہ چین۔ بوہو۔ ذیعہ ہو گئے  
 اُسی طرح ذرت شتی۔ عیسائی موسائی۔ محمدی کھلانے لگے۔ مگر اُس کے ساتھ  
 کہنا ٹریلہ ہے کہ با وجود ہر بانی مذہب بنی و پیغمبر۔ افوار۔ رشتی۔ منی۔ مل عالم  
 اور پادری کی تصدیق کے کہ اصول مذہب ایک ہیں۔ اور آنے والا۔ لایزا لا  
 پہنچانے والا ایک ہی اور بار سے آیا اور ایک ہی اصول لایا اور اپنی قوم کی حالت  
 کے لحاظ سے پہنچایا۔ تفرقہ۔ دوئی۔ علحدگی۔ نفرت اصول میں کچھ بھی نہیں۔  
 چونکہ خالق اس سے آگاہ تھا کہ قرودعات میں جہالت سے اصلی تعلیم کو قوم بھلا دیگئی  
 ایسے اسکی اصلاح صحیح اصول کتاب ہی کو دیکھا کر کرنے کی ہدایت ہر قوم کو دیکھی۔  
چنانچہ ہر بانی مذہب نے اپنی اپنی قوم کو ہدایت کی کہ آخری اوتار ایسی تعلیم لیکر آئے

اب رہی بحث حاملین وید مقدس کے اہل کتاب ہونے کی۔ اس کے متعلق صرف اسقدر  
 اشارہ کافی ہے کہ اگر کوئی اہل کتاب اپنی اصلی تعلیم کو بھلا کر شرک کرنے لگے تو بلاشبہ وہ اہل کتاب  
 نہیں۔ اگر مسلمان موجودہ عیسائی و یہودی اور مصري (جو حضرت یوسفؐ کی امت سے ہوا کو  
 اہل کتاب نہیں سمجھتے تو وہ حاملین وید کو یہی اہل کتاب نہ سمجھتے میں حق یہ جانب ہیں لیکن  
 موجودہ عیسائی و یہودی با وجود تحریکت کتاب انہی کی وجہ شرک رکھر بھی اہل کتاب سمجھتے جائے  
 کے مستحق ہیں تو حاملین وہ کیوں اس کے خلاف اہل کتاب نہیں سمجھتے جانے۔  
 در آن حال یہ کہ وید مقدس کی صحیح تعلیم گو تم بودہ کی موحدانہ تعلیم کے آئینہ میں  
 شخص کو نظر آرہی ہے۔

جو اصولی ہو۔ سید ہی ساد ہی ہو تو اُس پر عمل کر دیا کم از کم، سکی مخالفت نہ کرو بلکہ اپنے مذہب کے اصول کی جانچ و صحبت کر کے اُس پر حلو تو تمہارے لئے نجات ہو گی ہے آج ہر ملت مدعی ہے کہ اُسکا پیغمبر آخری ہے خصوصاً مسلم اُس پر بہت نور دیتے ہیں اپنے اس موقع پر ہم بلا کسی تصنیفیہ کے اس تنقیح کو جھوڑ دیتے ہیں اس قدر طے کر دیتے ہیں کہ ہر شخص عاقل۔ بالغ پر فرض ہے کہ وہ ہر مذہب کے دعے پر بصورت توجہ پر نیز خور کر کے اُسکی عقل جیطراف رہنا ممکن گرے وہ راستہ اختیار کرے لیکن اس کے ساتھ ہی اپر قطعی ہے کہ مذہب میں جائز نہ جائز ہے۔ آخیر پر یہ امر طے کرنا پڑتا ہے کہ ہندوستان میں رہنے والی ہر ملت اپنے اصول مذہب پر چلنے کیلئے آزاد قرار دی جا کر سب کو ایک ہی قوم ہنا مژد ہندوستانی تسلیم کر کے دگری مرتب کی جائے۔ (یہ فیصلہ بھارت ماتا نے نصفت کے کاغذ پر عدل کی روشنائی کے اور روا داری کے قلم سے لکھا۔ (مشخط مادر دین)

## ڈگری

فیصلہ صدر کی دگری الگ ظاہری میں مرتکب گئی۔

دعا ہے۔ بزرگ دبرت پر ما تما۔ خدا۔ اللہ نے قدرت بر بار (اللہ) سب سے پہلے ہندوستان میں انساؤں کو بیدا کیا اور فقہام ڈینا

---

لے ہر مذہب کی کتاب میں ایک آخری ہدایت کرنے والے یعنی (ہادی) کی آمد کی خبر موجود ہے جس کے انتظار میں وہ ملت چشم براہ ہے۔

میں چیل گئے۔ ہر دہ انسان جو اپنی پیدائش کو ایک پاک ہستی  
رجو ہر خیال سے بُرہ و منزہ ہے) کے حکم سے مانتا ہو وہ اس  
بات کو تسلیم کرے کہ پر ما تما کے حکم سے برہما کی قوت نے دنیا بی  
چار بربن پیدا کئے۔

## حکم

آج تمام عالم میں انھیں نہ کسی چیلی ہوئی نظر آتی ہے مختلف مذاہب  
جو نظر آتے ہیں وہ دراصل ایک ہی خدا کے بھیجے ہوئے ایک ہی مول کے  
تحت آئے اور پھیلے لہذا دنیا کی ہر قوم پر فرض ہے کہ وہ ہندوستان کا  
احترام کرے۔ چونکہ ہر طبقہ و مذہب کا وجود ہندوستان میں لازم ہے ایسے  
ہر انسان دوسری ایضت کے بعد ہندو کہلوانے کا مستحق قرار دیا جاتا ہے خواہ وہ مذہب  
اسہام کا پیر وہ ہو۔ پاہیا میت کا۔ پاپا رسی ہو یا یہودی۔ بودھ ہو یا چین۔ آریہ  
ہو یا برہما چاری۔ البتہ صفت کی تخصیص کے لیے وہ ہندو بودھ دہشت دو  
برہما چاری دہشت و مسلم دہشت و عیسائی دہندو آریہ دہندو پارسی دغیر  
کہلوانے کا مجاز ہو گا۔

اس دگری کے بعد آدوب ملکر ترانہ ملک گائیں۔



بہت عزیز ہے مجھکو دلن عزیز دلن

مرے وطن کی ہے آدم کی روح نورانی      مرے وطن کی ہو گئی تھم کا درس دھداني  
 مرے وطن میں ہو سوت کی یاک دامانی      بہت عزیز ہے مجھکو وطن عزیز وطن  
 مرے وطن میں پر عینی کافیق دورانی      مرے وطن ہے ہو سیتا کی یاک دامانی  
 مرے وطن میں محمد کا فرض رحمانی      بہت عزیز ہے مجھکو وطن عزیز وطن  
 سری کرشن کی رفت مری وطن میں ہو      جو راجندر کی وقت مری وطن میں ہے  
 وہی تو سب گاہی مرو وطن میں ہے      بہت عزیز ہے مجھکو وطن عزیز وطن  
 مری لگا ہونیں سوت ہے عرشِ علیٰ کی      مری لگا ہونیں عزت ہے ساری دنیا کی  
 بناؤں خاک وطن سرمه پیتا کی      بہت عزیز ہے مجھکو وطن عزیز وطن  
 (نوٹ۔ تیرہ مرادی معاشرات فرمائیں کہ انکی طبع عزادار نظم میں ہم نے کمی زیادتی کر دی ہے بحاظ استعفاق وطن۔  
 ہمیں جانتے والے بھی جانتے ہیں کہ ہم شاعر نہیں ہیں۔)

ہندو ہرگز پیدا ہوتا ہے کہ دوسری قومیں جو ہندوستان میں داخل ہو میں درجہ  
 ہندو ہرگز کو اپنے گھر والیا اور اُن سے اولاد ہوئی تو یہ کس شمار و قطار میں؟  
 اسکا مختصر سچا جواب یہیں اسقدر ہو سکتا ہے کہ دنیا کی کوئی قوم بھی نہیں جو اس کے  
 جہر کے تحت نہ آئی ہو۔ یا جس نے جہر استھان نہ کیا ہو۔ خود ہندو بہما چاری۔ ہندو  
 بودھ۔ ہندو چین۔ ہندو آریہ کو یہے کہ انہوں نے کیا کیا؟ یونانیوں نے کیا کیا؟  
آخری قصہ کتنی پشت تک مُتنا جائیگا۔؟ کیا ہندوستان میں آج کوئی اس کا  
 لہ۔ سب سے پہلے ہندوستان میں آریہ نے حملہ کیا اور مستقل مالک ہو گئے اس کے بعد هر کے بادشاہ ہوں  
 نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ اسکے بعد سب رہا (ابل) کی مشہور شہزادی سیریس نے حملہ کیا اسکے بعد فارس کے  
 بادشاہ دارا ارین ہمیں حملہ آور ہوا اور سندھ کو اپنے ملک میں شامل کر لیا اس کے بعد (ملاحظہ ہو سکے گا بعوں)

ُستے والا بھی موجود ہے؟ دوسری رُشت میں نہیں تو دوسوئیت کے بعد اس قصہ کو ختم کر دیا جاتا۔ کیا ایک ہزار سوچت کے گزر نے پر بھی اس قصہ کو سنا کر ایسی مخلوط انسانیہ ہندوستانیوں کو دو جمی تسلیم کرنے میں پس وپیش ہے؟ درآنخایک جبراً گھڑا لئے کہ واقعہ اور مخلوط انسان کے ہندوستانی نہ ہو شیکا دعوے سے سرے ہی سے بے بیزاد ہے اگر لفڑیں محال اسکو یہی کر لیا جائے تو ہم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اسکا جواب ناقابل تردید موجود ہے چنانچہ شاسترنے وید مقدس کی تخت مخلوط انسان کو تسلیم کیا ہے وہ دو جمی ہیں۔

**شاسترنے جو طریقے شادی کے قرار دیئے تھے اُس کے موجب جائز شادی ہوئی جس کی اولاد موجود ہے۔**

**امراوَل کے سغلق تو ہم نے تباہ دیا کہ دوسری رُشت میں مخلوط انسان دو جمی ہو جاتے ہیں۔**

امر دو عم کے سغلق چھتریوں کی شادی کے لئے رکشہ بیاہ کو شاسترنے  
سکندراعظم شاہ یونان نے حملہ کیا اسکے بعد مسلمانوں نے حملہ کیا اور کسی ایک حملوں کے بعد وہ مش آریہ کے ہندوستان پرست قلعہ کو نت اختیار کیے اسکے بعد جیسا یوں کے باخھ ہندوستان چلا گیا (دیکھو سکھل تاریخ ہندوستان یاد ربار آصف سے اسکا اقتباس)

لہ رکشہ بیاہ دو لہا جبراً ابھی دلوں کو کنہ والوں سے لڑا بھر کر لے جاتا ہے جس میں قتل خون جائز ہے۔ اس تسمیہ کی شادی کو چھتریوں یعنی سپا یوں کے لئے جائز قرار دیا گیا ہے۔

۳۰ سہی شہزادے و جری تعلقات مستغلقین کی زندگی تک رہتے ہیں اسکی نسل کو جواہروں موجودہ کے نجٹت اپنی زندگی سیر کرتی ہو کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ دنیا کا اصول (باقی پڑنے والے)

جاگز قرار دیا ہے کہ جو سپاہی ہندوستان میں داخل ہو دینگیت  
 چھتری داخل ہوئے ان کے لیے قانون شاستر کے تحت رکش بیاہ جائز تھا۔  
 یہاں پر یہ اعتراف قائم ہوتا ہے کہ خاص ہندوستان کیلئے یا حکام شاستر کے  
 ہیں نہ کہ دوسروں کے لیے۔ بلاسفہ یا اعتراف اُسوق صحیح ہو سکتا ہے جبکہ بھا  
 کی پیدائش کو پرمانترا کی نہ مانو اور اللہ کے خالق کل ہونے سے منکر ہو کر ہر طبق  
 کرنے کے لیے ایک علیحدہ برصغیر اور پرمانترا سیم کرو۔ (معاذ اللہ)  
 تمام دنیا کے لیے ڈگری مل چکی ہے کہ ہندوستان میں پہلا انسان پیدا  
 ہوا یا پھر اسے اور بھرداں سے وہ دنیا میں بچیے زوازم آتا ہے کہ صرف چار  
 بُرل ہر قوم طبق سلطنت میں موجود ہیں اسکے بعد کسی قوم طبق کا یا کسی مذهب کا  
 یہ اعتراف صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ اعتراف برصغیر کی پیدائشیتیہم کے سرسر  
 خلاف ہوتا ہے اور وید مقدس کو دنیا اس بجالت موجودہ تحقیقات علمی نایاب  
 اعتقاد حاصل ہیں ویسے سب سے پہلے جب تسلیم کرتے ہوئے ایسا اعتراف نہیں  
 اٹھا سکتی۔ اس امر کو ہر شخص مذہبی۔ قانونی۔ سیاسی۔ تمدنی معاشرتی  
 اخلاقی۔ شاستری۔ بہرحال ہر شخص سے ان لینے پر مجبوہ ہے تو پھر ہم  
 ہر ہندوستانی سے مخاطب ہو کر عرض کریں گے

عقل سلیم۔ فکر رسا۔ مایہ یقین عزم صیہم جوش عمل ہمت بند  
 طفرت امتیاز ہیں مغاری امتیاز قومیں نہیں سی ہوتی ہیں علم نہیں  
 بھائیو! ہندو آریہ۔ ہندو دلو مدد۔ ہندو یہاں۔ ہندو مسلم کاخون کیا  
 ہر قوم طبق میں موجود ہے تو پھر اسکے خلاف مرد ذکری ہڑیوں درسان کی خاکزار اگر کے واقعات جلانے میغاد؟

ایک دوسرے سے جدا ہے۔ کیا ایک دوسرے کے خمیریں ہندوستان کی  
 آگ ہوا۔ پانی۔ مٹی نہیں ہے؟ کیا کوئی پر ما تاگ کا دخدا۔ الہ تھا کے  
 سوائے کسی اور کو بھی اپنا حلق سمجھتا ہے۔ کیا مقصد عبادت الہی میں بجز  
 خوشنودی خالق کے اور کوئی بات ہے؟ کیا اصول مذہب میں کوئی اختلاف ہے؟  
 کیا پرہما کی جیوب میں نہیں ہے؟ وہ کیا اصول ہیں جو مذہباً ایک دوسرے  
 سے جدا تم کو نظر آتے ہیں؟ کیا شخص مذہب کے فرد عین اختلاف پر ایک  
 دوسرے کے خون کا پیاسا ہونا بجا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ صریح اصول مذہب  
 تعلیم دید و انجیل و قرآن کے خلاف ہر مذہب کی روادری کے خلاف  
 خصوصاً مذہب پودہ و برہما چاری کی تعلیم کے خلاف کہ کسی کو تکلیف  
 مت دیخواہ تم کو تکلیف پہنچنے مذہب عیسیٰ می کی تعلیم کے خلاف تم  
 ایک گال پر طما نچھ مارے تو دوسرا گال دیدو۔ مذہب اسلام کی تعلیم کے  
 خلاف کہ تمام دنیا کے مذاہب سے روادری برآو۔ ہر قوم کے باقی مذہب  
 کی تصدیق کر۔ ہر قوم کا ادران کی مقدس مذہبی کتابوں کا اور انکے بزرگوں کا  
 احترام ملحوظ رکھو۔ اپنے ہمسایہ اور ہم قوم سے محبت کرو۔ ان حالات کی موجودگی  
 میں راستہ پر گام زن ہو۔ ایک دوسرے کے ہم پیاہ و ہم نوالہ تو کہ  
 ایک دوسرے کے عادات و خصال اختیار کر کے رسوم مذہبی و شادی  
 و عینی میں ایک دوسرے کی تقلید کر کے ایک جان و قلب ہو نکے  
 بعد یہ کہنا ہے ہم تم نہیں اور تم ہم نہیں۔ اس سے ٹرھکر اور  
 لہ۔ دیکھو تعلیم دیدا اصول تعلیم یوہ۔ لہ دیکھو تعلیم مذہب عیا بیت۔ لہ دیکھو تعلیم مذہب اسلام۔

کوں سا فتح کے خیز واقعہ ہو گا؟ ہاں ہندوستان کے قدیم باشندے یہ عربی کریں کہ آریہ و یونانی و ایرانی و مسلم و عیسائی سب تینیں یہاں سے نکل چکیں اور اسکو اول دا خفر فرقہ تسلیم کرنا ہے تو پھر درمیانی فرقہ کو کیا حق ہے؟ کہ وہ اُس سے الکار کرے۔ آفسب ملکر ہندوستان کی سر زمین سے باہر ہو جائیں اور اسکو اُسکے اصلی باشندے گونڈ و بھیل کے حوالہ کر دیں۔

کیا آج عقل سلیم ہندوستان کے داخلوں سے رخصت ہو چکی ہے؟

**آ ۵۔** ایک وہ زمانہ تھا کہ ہندوستان کے متعلق مورخ تکہا کرتے تھے مگر آفتاب کی روشنی میں کوئی قوم ہندوستان سے زیادہ ہو سکتے نہیں۔ لیکن آج موجودہ دنیا کا ہر مورخ یہ لکھنے پر مجبور ہے کہ دنیا میں کوئی قوم سب سے زیادہ بیو قوت۔ پاگل۔ غیر منہد۔ غیر منتظم۔ خانہ جنگی کی عادی۔ اپنا گھر جلا کر تما شہر دیکھنے والی۔ اپنے بھائیوں کا گلا کاٹ کر قوت بازد توار نے والی۔ اپنی عرب کھوکر ناک کھوائیں والی اپنے دفار کو گرا کر چوپی لکڑوانے والی علامی کی عادی۔ توہماں کی پرستار لہ۔ دیکھو تاریخ ہند جس میں آریوں سے قدیم باشندگان ہند نے اور یونانیوں۔ پارسیوں اور مسلمانوں اور عیسائیوں سے باشندگان ہند نے رشتہ منا کھت پاندھا جسکی مثالیں آج بھی موجود ہیں اگر زمانہ قدیم کو جھوٹ کر درمیانی زمانہ اکبر کا دیکھا نہیں چاہتے تو آج تو دیکھو۔

دیکھو تاریخ ابن بطوطہ اور تاریخ عالم رد پا تھ۔ یونان اور ہندوستان کو زبان سنکریت کے لحاظے ایک باب کی اولاد بتلایا ہے۔ ظاہر ہے کہ سنکریت ہندوستان کی زبان ہے جو زبانوں کی ماں کہلاتی ہے تو ہندوستان کو تہذن عالم کا باب کہنے میں کیا غدر ہو سکتا ہے۔

ہمجنس سے خالق اپنی ذات سے سرکاریہ۔ طوف غلامی گردن میں ڈال کر  
اکڑنے والی۔ دین دایکان کے اصول سے بھی خبر ہکر مدد ہسب کار آگ الائپنے والا  
اگر آفتاب کی روشنی میں نظر آتی ہے تو وہ ہندوستانی قوم ہے  
پہلیں تفاوتِ رہ از کجاست تا پہ کجا

نیکیت حاصل کرو۔ اسے سمجھدارہ انسانوں !!

پچھے نہیں۔ آج ہندوستان پر یہ عبرت خیز سماں کوئی نیا نہیں ہے بلکہ  
ہر اُس ملک و قوم کو غلامی کی زنجیر دل سے بخاستہ دلانے کے لیئے جب کوئی قوت  
خاص منجانب اللہ نبڑا زما ہوئی لہڑو ریات شیا طین نے ملک کے ملول عرض  
میں جاہل دعالم سراغنا یاں قوم کی ذہنیت کو اس طرح بدل دیا کہ وہ خود کو بھول گئی۔  
لیکن جو لوگ سچے راستہ سے واقع ہوتے ہیں وہ ہمیشہ اس قسم کی ذہنیت  
کو ادا کرتے ہوئے اصول کی بیرون ٹرہتے ہیں اور ہمیشہ الیسی معدود رے چند  
ہستیاں کر اور درکڑ وڑ انسانوں کے مقابل صداقت کا علم لیئے نظر آتی ہیں۔  
اور اس طرح قوم کو پکارتی ہیں۔

تیرا وجود ہو سبتو آموز زندگی      تیری جیات گرمی ہنگامہ عمل  
کہتے ہیں جسکو اہل نظر اہستیقیم      سب مان لیں کہ ہو وہ ترا جادہ عمل  
اس کے بعد آزادی کی لہیں ملک میں دوڑ جاتی ہیں۔ اس شرار فنا ہو جائے  
ہیں یا مغلوب نظر آتے ہیں۔ اہل ملک دوسروں کی قید سے آزاد ہو کر صرف  
ایک اللہ کی حکومت کو مان کر اپنے ملک کا آپ مختار ہو جاتے ہیں اور جو پیچہ

لہ۔ دیکھو ہر ملک دندھب کی تائیز۔

اُن کو خدا کی دمی ہوئی المحتوں سے حاصل کرنا ہے حاصل کرتے ہیں اور کرہ زمین پر ملک کو جمیکا دیتے ہیں لیکن مورخ کے قلم سے لکھے ہوئے الفاظ آئیں والی نکلوں کے لیے موجود رہتے ہیں جسکی وجہ حمارت۔ نفرت۔ ذلت رسوانی کے الفاظ سے غداروں کا نام لیا جاتا ہے اور وہ خس الدنیا والا آخرۃ کے مصدق ہو جاتے ہیں۔

آج ہم جس تصریح سے بزرگ کرشن جی دراجنڈ رجی و سیتا جی اور پانڈوں کو دیکھتے ہیں اُس کے مقابل رادن ویکی کی تصویر پر نظر ڈالو۔ موسے سے اُنکے مقابل فرعون کو دیکھو۔ علیے اُنکے مقابل یہودہ رجس نے آپ کو صدیب کے لیے گرفتار کر دیا تھا) محمدؐ کے مقابلہ میں ابو جہل۔ نادر شاہ کے مقابل میں اکبر بادشاہ کو دیکھو۔

اس نوبت پر آن کر کہا جاتا ہے کہ سیاسی زنگاب ہم کو علیحدگی پر محصور کر رہا ہے مگر یہ یا کنکل صحیح ہے لڑدا اور ھڑو ر لڑو۔ مگر پر ما تک آنکا دھمکہ اللہ تعالیٰ کا واسطہ خدا را نہیں کا نام لے کر نہ لڑو۔

### رُباعی

الشند کا نام لیکے دنگانہ مجاوہ اللشند کے نام کی عنطرت نہ کہا و  
الشند کو بوجھی چھو اور لیکن الشند کو اباب سیاست نہ بناؤ  
مقدس نہیں۔ پاک نہیں کو اس لڑائی کے لیے آلہ کا رہ نہ بناؤ  
اسکو پر نام نہ کرو۔ اس پر سیاھی کا دھبیہ نہ رکاو۔

با بنیانِ مذہب کی تعلیم کو اپنے عامل راہِ عمل سے برآنہ کہا اور وہ پیغام  
با بنیانِ مذہب سچا مذہب لائے تھے اور ایک ہی تعلیم دیکھی خصیت ہوئے۔

کقدر افسوسناک واقعہ ہے کہ آج ہم اپنے آبا و اجداد کی تعلیم پر بدلہ نہ  
دھبیٹھ سے آتا دیکھ کر اپنی مرضی و فطرت کو بدلتے پر نیار ہیں۔  
لیکن یافی نہب کی بھی تعلیم اپنے غلط را و علی و رواج سے بدلنا مم  
ہو رہی ہے تو ہم کو اسکی پروانہیں۔

اس پر پیدا ہوئے یہ ہے کہ ہم خدا کے سچے مذهب کی بواسطے لڑاتے ہیں  
انصاف کرو۔ دیکھو کہ خدا کی وقوف ہمارے پاس کیا ہے؟

### مریباعی

اللَّهُ أَكْرَحَ حِلْبَكَ أَنْ دَأْتَاهُوَ لِيَلْبَرَنَ كَوْنَيْ پِرَاتَنَگَمُو پِتِيَا تَا ہَےَ  
اللَّهُ أَنْدَمُ کَا اَدَرَ کوْنَیْ مَصْرُفَ ہَیْ نَہِیْنَ الْيَشُورَ تُو فَقْطَ قَسْمَ کُوْلَامَ آتا ہُوَ  
**سیاسی** بُرَاطَانِیْ کی ضرورت ہر اُس قوم کے لیکھنڈا انسپرے لازم ہے  
جو دنیا میں زندہ رہنے کی دعی ہو۔ یہ بھی نہیں بلکہ ہر  
پیغمبر اوتار نے اپنی قوم کو آنہ ادکرا شئے کے لیئے اُس قوم کے مقابل جو اپنی ذات  
کو اعلیٰ و بہتر جبلاتے ہوئے دوسروں کو ادنی و غایام سمجھ کر خالی المثانہ  
حکومت کرتی اور رواداری و انصاف سے کوئوں دور خود مرضی میں  
ست و مد ہوش ہو رہی تھی حکم پر ما تکان اُس کے مقابل سیاسی خنگ کو  
جاری کیا اور جاری کرنے کو لازمی بگردانا۔

اصول چنگی ہر زمانہ میں بمحاذ حالات ملکہ تبلائے گئے یہ قوم  
اتفاق دا تحد کے ساتھ تبلائے ہوئے راستہ پر چلکر کامیاب و کامران بنی نہ ک  
آپس میں ایک دوسرے کا گلاکاٹ کر۔ ہندوستان بھی کولوکہ باہر کی قویں اسی

وچہ سے سرپر آزاد حکومت ہوئیں کہ یہاں ایسی پھوٹ خپی۔ کیا اس کے بعد بھی عبرت حاصل نہ کرو گے۔

**تکمیل۔** - چار بھائی جائداد خاندانی کے لیئے لڑ رہے ہیں لیکن جائداد ایک شفہ ثالث کے قبضہ و تصرف میں ہے تو اصولاً محض استقرار حق کی دلکشی عدالت سے حاصل کرنے والا حاصل ہو گا اور اس اصول کے تحت کارردائی کرنے محدودی قسم کا انسان بھی گوارہ نہ کر لیکا بلکہ چاروں متفق ہو کر ایک دوسرے کی تائید کرتے ہوئے قابض ناجائز سے قبضہ حاصل کرنے کی فلوکر بینے۔ بعد حصول قبضہ حق فائز ہو گا اور بعد اپنے اپنے استحقاق جتنا سے جائیں گے اور ایسی تقسیم کے لیئے اُسوقت لڑائی جائز ہو گی۔ اسی طرح کسی جائداد آبائی کو حجہ میں مغلظ کر دیا گیا ہوا اور تقسیم حقوق کی نزاع ہوتا رکان خاندان پر متفقہ طور سے اُسکی حفاظت لازم آیگی۔ ایک رکن خاندان کو اُس جائداد کو لے جانے کے لیے کسی جنم کا علم ہو جائے تو محض ایسی نزاع کے خیال سے کیا اُسکا خاموش ہو جانا اُس کی حفاظت پر ہبھی نہ ہو گا؟ کیا مسام ار کان خاندان متفقہ طور پر اسکی حفاظت نہ کر بینے؟ کیا اُسوقت نہ ہبھت کا سوال۔ چھوٹے بڑے کا سوال۔ یخورے سے بہت کا سوال۔ مخلوط الفسل و صحیح لغت کا سوال مانع حفاظت جائداد ہو گا۔؟

جب اس قسم کے روزمرہ کے واقعات ہر کس دنکس کی رہنمائی کر رہے ہیں تو پھر غلامی کی زنجیروں میں ہمارے جلد اہواز کیکر آپس میں اس قسم سوالات کیا فہم انسانی کا قصور نہیں؟ بے شک اس قسم کی صورت حال ان اقوام میں یہاں ہوتی ہے جو اپا بیج مجبور و مخذول۔ عمل سے کو سول دو رنگ مجھے

وکم عقل غلامی کی عادی ہو چکی ہو۔

## مَدْعَيَاً مَدْهُبِ حَقَّاً!

یہ تھی کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کی حکومت نہ مانو۔ اپنے قوت بازو سے عمل کر کے اُس ذات پاک پر بھروسہ رکھو جس کے بعد تم شجاع ہو جاؤ گے اور بخوبی سامنے دین و دنیا کے خرمانہ زمین سے نکل پڑئے۔ بھلا دیا اور سلاح بھلا کا خود سالم نکلے۔ (حالانکہ سوار کو زمین پر گرا ہوا تھا پیدل سے مانگنے کا حکم نہ تھا اور اسکو سوال کی تعریف میں داخل کر کے نما نعمت کیکی تھی) اور ہاتھ پھیلائے ہوئے مثل معذور و مجبور کے صدائگار ہے ہیں کہ ”داتا دے! داتا دے!“ کوئی کہتا ہے کہ ”دیا اُسکا بھی بھلا اور نادیا اُسکا بھی بھلا۔“ کہیں سے آواز آرہی ہے کہ

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہو گا اور دردیش کی صدائکیا ہو

جس کے سامنے دست سوال پھیلنا ہوا ہے وہ ایک تو قابض ملک غیر دسر اہم رسانا، اپنے حق کا بد عی تیسرے درجہ میں سب سالمین جمع ہیں۔

چوتھے درجہ میں ایسے ثالث بائیخ مرقرہ موجود ہیں جن کے سامنے ایک شطرنج کا باط بچھا کر مہرول کا ایسا نقشہ فائم کر دیا گیا ہے کہ مات کا مرکن ہی نہیں۔ اب غلط نقشہ پر مات دینے کی فکر کے نتیجہ کا نتیجہ کیا ہو گا ظاہر ہے!! پھر ہر فرلنگ مدعی ہے کہ وہ اور اسکے ساتھی مجبور و معذور نہیں اور عمل میں ایک دوسرے کے دوش پر دش ہی نہیں بلکہ مدققاً سے دو قدم آگے ہی ہیں۔

اچھا فرض کر لیو کہ سب کچھ تکمیل کیا جائے تم سال ہو۔ کس نے دیا؟ نیز مجاز نے !!!  
 اگر اسکو مجاز بھی ماں لو تو یہلا جنگ کے نہاد کا معابرہ بھی کیا پھر تاگہ سے نہیں بلکہ  
 تاریخیت سے بھی اسکی کمزوری تاریخ کی غیر شہادت کے ظاہر ہے۔ کیا کوئی یہ بتاسکتا  
 ہے کہ کوئی معابرہ جنگ کمزور قوم کیلئے بھی آج کا جب العمل رہا ہے! جب حقیقت  
 نفس لا مری ہے تو پھر ہندوستان کی قوم کے مختلف فرقوں میں اختلاف کے تلازم  
 بجز قدر خدا تعالیٰ کے اور کیا کہا جائے؟ واحسستا۔

ضرورت ہے کہ تمام قوم ہندوستان ایک زبان ہو کر پرماتما اللہ تعالیٰ کا دعم  
 یزدان تعالیٰ خدا تعالیٰ کے دربار میں خلوصِ دل سے رجوع ہو کر عرض کرے  
 اے یاک و بزرگ تھتی! ہمارے پیارے ہندوستان کی اختلاف و لفاق  
 ناممحي و خود منحصری۔ کمزوری و تعصب اور جہالت کی غضک دو رکرے۔  
 اے فضیاء ہند تو اپنی آب و ہوا سے یہ پوست کو دور کر۔ بھائے اسکے گرمی بڑھاتا کہ  
 قوم کے فیلی میں جو کشافت مرتکب آب و ہوانے پیدا کر دی ہے دوسرے مگر جمی علراہ تیم  
 کی جانب ذہنیت کو بدل دے۔ اور ایسی ذہنیت پر یہاں جا کم ہندوستان کی مدنیاتی میں  
 جذبہ کرنے چیلنج دیجئے کہ تمام دنیا کی قومیں ہماری ہم کو ترہ ہیں ہندوستان کی قوام کو  
 اپنے سایہ عاطفت میں شامل کیں۔ شفیق بزرگ کے بکشادہ پیٹانی ہمہان بلانے تیار ہے اور  
 ہم۔ ہم۔ تو۔ میں۔ تھم۔ ہم۔ میں۔ تو کے الفاظ کو ہندوستان کی لغات ہی حلچ کر دیا گئی  
 تیرا وجود ہو سجن آموز زندگی تیری جیات گر جی ہنگامہ عمل  
 کہتے ہیں جیکو اہل نظر راہ تیم سب ان لئے کہ ہے وہ ترا جاؤ عمل  
 ہمارا کام تو پہنچا دنیا تھا اور لیس۔ ع ”تودائی حساب کم و بیش را“

